﴿سورۃ النحل آیت ۹۸،۹۹﴾

اللہ والوں کی شان

﴿قرآن پاک کی تلاوت کے ظاہری آداب﴾

میری اور آپ کی یہ بڑی سعادت ہے کہ اللہ نے مجھے اور آپ کو حاضری کا موقع عطا کیا یہ اللہ کا احسان عظیم ہے صحت کے ساتھ عافیت کے ساتھ اللہ نے ایک بار پھر قرآن کی زیارت کی قرآن کو پڑھنے کی سعادت کی توفیق عطا فرمائی پچھلے دنوں میں سورۃ النحل آیت نمبر ۹۸ صفحہ نمبر ۱۰۱ پہ گفتگو جاری تھی۔

آیت نمبر ۹۸ میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا

فَاِذَاقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْبِا للّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

سو جب تم قرآن کی تلاوت کرنے لگو تو پناہ مانگو اللہ تعالی سے اس شیطان کی وسوسہ اندازیوں سے جو مردود ہے اس حوالے سے ہماری گفتگو تھی باطنی آداب جو ہے وہ پیش کرنے کی توفیق ملی تھی اللہ اس پہ عمل کی بھی توفیق دے (آمین) کیونکہ

؎ عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

آج انشاءاللہ جو قرآن کہ ظاہری آداب ہیں اسے پڑھنے کی توفیق نصیب ہوگی جائیں گے ہم قرآن جب کھل لیتے ہیں قرآن جب ہم پڑھتے ہیں تو پھر کیا آداب ہیں اس میں اگر آپ قرآن کو کھولنے کے بعد کیا معاملہ ہوگا

☆ **پہلا ادب**

قرآن کو چھونے سے پہلے ہر صورت میں پاکیزگی حاصل کرنا ضروری ہے

اللہ نے قرآن پاک میں خود اس کا ذکر کیا ارشاد فرمایا

لایمسه الا المطهرون (سورۃ الواقعہ:79)

اس کو کوئی چھوئے نہیں جب تک وہ پاک نہ ہوجائے یہ پہلا آدب ہے کہ قرآن کو چھونے سے پہلے ہر صورت میں پاکیزگی حاصل کرنا ضروری ہے یہاں قرآن میں جو لفظ لگایا گیا ہے تم میں کوئی اسے نہ چھوئے جب تک وہ مطہر نہ ہوجائے یہ مطہر جو ہے اس سے پہلے بھی ایک لفظ ہے جیسے طاہر کہتے ہے **طاہر کا مطلب بھی پاک ہے** تو قرآن یہاں طاہر نہیں لگا رہا مطہر لگا رہا ہے تو اس سے مطلب یہ ہوا کہ تم صرف پاک نہیں ہو جاؤ بلکہ بہترین پاک ہو جاؤ مطہر اعلی پاکیزگی تمہیں نصیب ہو ایک اور جگہ بھی قرآن نے ایک لفظ لگتا ہے

ان اللّٰه يحب المتطهرين (سورۃ البقرہ:222)

بیشک اللہ محبت کرتا ہے پاک اور صاف رہنے والوں سے تو وہاں لفظ **"مطہر"** اس کا مطلب ہوا کہ اب تین لفظ ہو گئے یک ہو گیا **طا هر** دوسرا ہو گیا **مطهر** اور تیسرا ہو گیا **متطهر**

Good ....Better............Best

تو یہ تین ڈگری میں قرآن نے یہ لفظ ا استعمال کیا ہے کہی طاہر ہے کہی م طہر ہے کہی متطہر ہے۔

☆طاہر کہتے ہے پاک کو ☆مطہر کہتے ہے بہت زیادہ پاک کو ☆اور متطہر کہتے ہے سب سے زیادہ پاک کو

تو اللہ نے جب اپنی محبت کا ذکر کیا تو کہا

ان اللّٰہ یحب المتطھرین (سورۃ البقرہ:222)

بیشک اللہ بہت زیادہ پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے جو بہت ہی زیادہ پاک رہتے ہیں (اللہ) تو قرآن یہاں شرط لگا رہا ہے

لایمسہ الا المطھرون (سورۃ الواقعہ:79)

تم میں سے کوئی مجھے اس وقت تک نہ چھوئے کم سے کم مطہر نہ ہو اب یہاں مس کرنے سے دو مرادیں ہیں تم میں سے مجھے کوئی چھو نہیں سکتا مجھے مس نہیں کر سکتا تو مس کرنا یہ کیا ہوتا ہے مس تو یہ ہے کہ ہاتھ لگانا جیسے قرآن کو مَس کیا اس کیساتھ ٹچ کیا مَس ہے ایک معنی یہ ہے کہ اس معنی یہ ہے کہ قرآن مطلوب اور مفہوم تک تمہاری رسائی نہیں ہو سکتی جو قرآن کی حقیقت ہے تم وہاں تک نہیں جا سکتے تمہارا دل دماغ قرآن تک نہیں پہنچے گا ہاں اگر تم مطہر ہو جاؤ گے تو پہنچ جائے گا (اللہ) ایک ہوتا ہے جسم سے چھونا ایک ہوتا ہے روح سے چھونا خیال سے چھونا سوچ سے قرآن تک جانا ذہن سے قرآن تک جانا قرآن کہہ رہا ہے نہیں یوں نہیں ہو گا جب تک تم پاک نہ ہو جاؤ تم میرے تک نہیں آ سکتے تو لہذا یہ پہلی شرط ہے کہ قرآن کو آپ کھولنے لگیں ہیں تو اب ہر صورت آپ کو پاک ہونا ہو گا اگر وضو کی حاجت ہے تو وضو ہو گا اگر غسل کی حاجت ہے تو غسل ہو گا اور ہر لحاظ سے کپڑے بھی پاک ہونگے جگہ بھی پاک ہو گی وہ ماحول بھی پاک ہو گا وہ ماحول جہاں پڑھا جا رہا ہو گا وہاں خوشبوں ہونی چاہئے وہاں اچھا ماحول ہونا چاہئے صاف مصلی ہونا چاہئے اور بہترین وہ جگہ ہونی چاہئے جہاں قرآن کا ماحول ہو قرآن پاک کا جو انداز ہے بڑا اعلی بنا کے تو پھر اس کو پڑھا جائے (انشاء اللہ) یہ پہلا ادب ہے جتنا آپ قرآن کے لئے زینت اختیار کرے گے اتنا قرآن آپ کے لئے مہربان ہو گا اتنا قرآن آپ کی طرف توجہ کرے گا زینت اختیار کر کے قرآن پڑھا جائے (اللہ) یہ تو خیر قرآن ہے۔

آقا علیہ ﷺ کی احادیث کا ادب

اگر آقا علیہ اسلام کی حدیث اگر پڑھی جائے تو اس کا بھی بے شمار ادب ہے کہ آقا علیہ السلام نے جو لفظ اپنی زبان مبارک سے نکالے اسے حدیث کہا جاتا ہے اس کو پڑھنے کے بھی بڑے بڑے آداب ہے تو یہ قرآن پاک پھر اللہ کا کلام ہے حضرت امام رحمتہ اللہ تعالی علیہ جو مسجد نبوی میں درس حدیث دیا کرتے تھے تو جب کوئی آپ سے مسئلہ پوچھنے کیلئے آتا مسجد میں تو آپ پہلے خادم کو بھیجتے کہ یہ پوچھ کہ آؤ کہ یہ کیا پوچھنے آیا ہے کہ کیا کوئی مسئلہ نماز کا پوچھنا ہے یا کیا کوئی فقہ کا مسئلہ پوچھنا ہے کوئی اولاد کا ہے کیا کوئی وراثت کا مسئلہ ہے پوچھنے کیا آیا ہے یا کوئی حدیث پوچھنے آیا ہے جا کر وہ خادم پوچھتا اگر وہ شخص کہتا کوئی فقہ کا مسئلہ ہے یا وراثت یا کوئی جائیداد یا کوئی طلاق کا مسئلہ پوچھنے آیا ہوں تو پھر آپ وضو فرما کے تازہ وضو کرتے آپ جا کہ اسے وہ مسئلہ سمجھا دیتے لیکن اگر کوئی کہتا کہ نہیں میں آپ سے حدیث سننے آیا ہوں حدیث پوچھنے آیا ہوں حضور ﷺ کی حدیث کی بات کرنے آیا ہوں تو آپ تازہ غسل فرماتے پھر غسل کرتے اور دوبارہ سے اپنا نیا سوٹ اندر سے نکلواتے پھر اس کو پہنتے اور پھر عمامہ پہنتے اور خوشبو لگاتے اور ایک آپ نے مسند بنائی ہوتی تھی اس مسند پہ جا کے تشریف رکھتے اور پھر حضور ﷺ کی حدیث کی کتاب آپ کھولتے یہ ہمارے اماموں کا انداز ہے جب حدیث کا اتنا بڑا انداز ہو سکتا ہے تو پھر قرآن کا کیا انداز ہو سکتا ہے لوگوں نے عجیب قرآن کے ساتھ حال کیا ہوا ہے تو لہذا کہا اس کو بڑا مطہر ہو کے پڑھنا ہے تم پہنچ ہی نہیں سکتے اس تک جب تک تم اندر باہر سے پاک نہ ہو جاؤ (انشاء اللہ) اللہ توفیق دے۔

☆دوسرا ادب

قرآن پاک کو جب پڑھا جاتا ہے اس کہ تین انداز ہوتے ہے

اب قرآن کھل چکا ہے قرآن آپ کے سامنے پڑا ہے کھولنا ہے اور اس کو پڑھنا ہے اس کا دوسرا ادب یہ ہے کہ قرآن پاک کو جب پڑھا جاتا ہے اس کہ تین انداز ہوتے ہے لوگ تین انداز سے قرآن پڑھتے ہے۔

☆ پہلا انداز جس طرح عام لوگ گھروں میں پڑھتے ہے یہ میں نے ناظرے سے قرآن پڑھا آہستہ تسلی سے پڑھا ناظرہ کہتے ہے۔

☆ دوسرا انداز جو قرآن پڑھنے کا انداز ہے وہ حافظ کا ہے جس طرح مدرس میں قرآن حفظ کرتے ہے حفظ کا جو مدرس میں قرآن حفظ کرتے ہے ان کا انداز یہ نہیں ہوتا وہ قرآن الگ انداز سے پڑھتے ہیں وہ قرآن تیز پڑھتے ہیں کیونکہ انہوں نے قرآن حفظ کرنا ہوتا ہے لہذا وہ اس کو بار بار Revise کرتے ہیں بار بار پڑھتے ہیں ان کی الفاظ کی ادائیگی بہت تیز ہوتی ہے انہیں اجازت ہے وہ ایسا کر سکتے ہیں اس لیے وہ تیز پڑھیں گے تبھی Revise ہوگا نہ تبھی وہ بار بار تکرار ہوگی اور وہ دل کے اندر بیٹھ جائے گا اگر تیز نہیں پڑھیں گے تو وہ دل کے اندر بیٹھ ہی نہیں پائے گا اس لئے حفظ کو اجازت ہے کہ وہ تیز پڑھ سکتے ہے۔

☆ تیسرا جو قرآن پڑھنے کا انداز ہے وہ قاری حضرات کا ہے جو بڑا اعلی ساؤنڈ سسٹم لگا کہ سامنے بڑا مجمہ لگا ہوا ہے ہزاروں لوگ بیٹھے ہیں اور وہاں وہ سٹیج پر بیٹھ کر بڑی تسلی سے ایک ایک آیت کو بڑے مزے لے لے کے پڑھتے ہے اور جو سامنے ہوتے ہے ان کو بھی آمزہ جاتا ہے اور وہ بھی بڑے مزے لے کر سنتے ہے وہ انداز اور وہ آواز بڑا اچھا لہجہ بندہ پکار اٹھتا ہے کہ قرآن سننے کا مزہ آ گیا جی آج یہ قاری حضرات کا تیسرا انداز یہ تین ہی انداز ہے

☆ پہلا ناظرے کا ☆ دوسرا حفظ کا ☆ تیسرا قاری حضرات کا

وہ قرآن کو جب پڑھتے تو تیزی سے نہیں پڑھتے بلکہ ایک ایک آیت کا اس کا حق ادا کرتے ہے لفظ ٹھیک ہونے چاہئے رکتے بھی پر اپر ہے جہاں رکنا ہے صحیح طرح اچھا اب مسئلہ یہ ہے کہ قرآن اب ان تینوں چیزوں کو آپ سے طلب نہیں کرتا قرآن ان تینوں انداز کو آپ سے طلب نہیں کرتا قرآن یہ تینوں انداز نہیں چاہتا قرآن کو نہ پہلا انداز مطلوب ہے نہ دوسرا مطلوب ہے نہ تیسرا اب مطلوب ہے یہ آپ نے پڑھا برکت آپ کو ملی قرآن جسطرح آپ کو پڑھنا چاہتا ہے وہ کیا ہے؟

افلا يتدبرون القرآن (سورۃ محمد:24)

تم قرآن کو غور سے کیوں نہیں پڑھتے (سبحان اللہ) قرآن کیسے پڑھنا چاہتا ہے غور سے سمجھ کے رک رک کے دھیان سے یہ پہلا انداز ہے قرآن چاہتا ہے مجھے ایسے پڑھو سمجھو مجھے ایک آیت کے پیچھے پڑھ جاؤ تمہیں کون سی جلدی ہے کون سی آگ بجھانی ہے تم نے جا کے کس بات کی تمہیں جلدی ایک آیت کے پیچھے پڑھو پوری طرح اس کو گنگالو اس کے اندر جا ؤ سوچو اِدھر اُدھر سے پوچھو تفسیر ڈھونڈو میرے رب نے کیا کہا میرے رب نے کیا بات کی میرے رب کا کلام کتنا حسین ہے کیسا خوبصورت کلام ہے مجھے بتاؤ اس میں کیا ہے اور بتاؤ اور بتاؤ پتہ کرو ریسرچ کرو میں قربان جاؤ حضور غوث اعظمؒ حضرت عبدالقادر جیلانیؒ ایک آیت کی تفسیر چالیس مختلف زاویوں سے فرماتے تھے کتنا مطالعہ ہو گیا کتنا پڑھا ہو گا ایک آیت کی تفسیر کے ۴۰ مختلف زاویے بیان کرنا کتنی بڑی بات ہے اور حضرت اَمامِ اَعظم ابوحنیفہؒ ایک ایک آیت کو ہزار و بار پڑھتے دہراتے پڑھتے سمجھتے دہراتے پڑھتے سمجھتے پھر کہیں جا کے اس مسائل اخذ کرتے پھر اس میں تخرج کرتے Analysis ہوتا بہت ساری چیزیں ہوتی حضورﷺ نے کیسے پڑھا؟ صحابہؓ نے کیسے پڑھا؟ بعد میں لوگوں نے کیسے پڑھا؟ اللہ کیا چاہتا ہے؟ تو کہا یہ قرآن کے لیے تھا قرآن یہ چاہتا ہے دوسرا قرآن چاہت کیا ہے؟ دوسرا قرآن کی چاہت بھی قرآن ہی بیان کرتا ہے۔

ورتل القرآن ترتيلا (سورۃ المزمل:4)

قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو **ورتل لقرآن ترتيلا** خوب روک روک کر خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ٹھہر و مولا ایک دفعہ ٹھہرنا کافی تھا پھر ٹھہر و رو کو لوگوں نے کیا کیا ہے قرآن کے ساتھ تو لہذا یہ دو قرآن بیان کرتا ہے اور قرآن نے یوں بھی کہا

ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر (سورۃ قمر:17)

ترجمہ بیشک ہم نے قرآن کو آسان کر دیا کوئی ہے جو اسے سمجھے کوئی ہے انداز دیکھیں کوئی ہے دور دور تک قریب کوئی ہے جو اسے سمجھے ہم نے اسے آسان بنایا اسے سمجھے تو یہ دو انداز قرآن بیان کرتا ہے مجھے پڑھنے والے اس بات کا خیال کرے کہ میرے مطابق پڑے جس طرح میں اپنے آپ کو پڑھونا چاہتا ہوں ویسے پڑھے تم اپنی مرضی ٹھوکتے چلے جا رہے ہو اور وہ تمہاری مرضی ہے نہ میری مرضی یہ نہیں تھی تم پڑھتے جاؤ ٹھیک ہے ثواب لیتے جاؤ ثواب سے کیا ہونا ہے جب تک تم میری مرضی کے مطابق قرآن نہیں پڑھو گے ئی میری مرضی چلے گی نہ اس میں ہر جگہ کا اللہ نے ایک حکمران پیدا کیا ہے حکمران کی مرضی ہوتی ہے کہ اس کی مرضی کے بغیر آپ آپ اس کی ٹیرٹری میں نہیں آ سکتے اگر حکمران نہ چاہے آپ یہاں بیٹھے پڑھ رہے ہیں اگر آپ کو کوئی نہ آنے دینا چاہے تو آپ کیسے آ سکتے ہیں کوئی اجازت نہ دے تو آپ کو اجازت ہی نہیں اندر آنے کی قرآن کہہ رہا ہے کہ اگر آپ

میرا نور لینا چاہتے ہیں نہ میری مرضی کے مطابق پڑھے نہ مجھے تو خیر یہ بڑا مشکل معاملہ ہے اور عجیب لوگوں نے اس کا حال کر دیا کہ قرآن کا یہ جو ادب ہے کہ اس کے کھولتے ہی یہ ذہن رکھنا ہے کہ **☆ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کے پڑھنا ہے نمبر ایک** **☆اور نمبر دو سمجھ کر پڑھنا ہے۔**

حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ حضور آپ بتایئے یہ ترتیلا کیا ہے؟

ترتیلا کا لفظ جو قرآن نے خود لگایا اچھا کیسی اعلیٰ شان کتاب ہے کہ اپنے آداب خود بیان کر رہی ہے دنیا کی کوئی کتاب ایسے نہیں کر سکتی اپنے پڑھنے والوں کو خود بتا رہا ہے کہ مجھے ایسے پڑھنا ہے ان رولز کو فالو کرو گے تو میں پڑھا جاؤ گا ورنہ نہیں تو حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ یہ جو ترتیلا کا لفظ استعمال کیا قرآن نے اس کا معنی کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ترتیل سے مراد قرآن پاک کے مخراج کا خیال رکھنا اور حروف کی ادیگی کا خیال رکھنا ہر حرف صحیح ادا ہو ہا ح ک ع ص ع ق صحیح ادا ہو اور مخرج جہاں جہاں سے جس لفظ نے نکلنا ہے وہی سے نکلے اگر آپ وہ مخرج بدل دیں گے تو قرآن پڑھا نہیں جا رہا آپ نے قرآن کے ساتھ جو ہے انصاف نہیں کیا

آقا ﷺ کی حدیث موجود ہے کہ کئی لوگ قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں ان کی حالت ایسی ہے کہ قرآن ان پر لعنتیں بھیجتا ہے وہ کیوں بھیجتا ہے؟ کیونکہ وہ اس کا ادب پورا نہیں کر رہے لہذا قرآن کی لعنت ہے ایسے لوگوں پے اور جو قرآن کے ساتھ ایسا ظلم ایسی زیادتی اور ایسی ناانصافی کرتے ہے تو اس پر کتنی ڈیٹیل سے جاننا پڑے گا اس کو بار بار سوچنا پڑے گا (اللہ) یہ دو ادب ہو گے۔

☆ تیسرا ادب

جو قرآن کھولنے کے بعد آتا ہے کہ بزرگوں نے بڑی خوبصورت بات کہی یہ بات بڑی اعلی ہے اس کو سمجھنا ہے کہ قرآن جب کھل جاتا ہے تو اس کو پڑھنے والے جب اس کو پڑھتے ہیں تو بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس کو صحیح پڑھے الفاظ صحیح ادا کرے رک رک کے پڑھیں ہر آیت کا حق ادا ہو مزہ آئے پتہ چلے قرآن پڑھا ہے ٹھیک ہے فرمایا

یہ جو ایسا کرتا ہے نہ کہ وہ صحیح پڑتا ہے قرآن کے الفاظ کی ادائیگی صحیح کرتا ہے اس کا لہجہ بڑا اچھا ہے اس کے الفاظ بڑے پیارے ہیں فرمایا ہے کہ یہ نہ سمجھ بیٹھنا کہ وہ بندہ قرآن کے نور تک بھی پہنچ جاتا ہے یہ قرآن کے نور تک نہیں پہنچے گا حلانکہ اس نے بہت اچھا پڑھا ہے قرآن کو کہا اچھا حضور پھر کون پہنچے گا کہا ایک دوسرا بندہ بھی ہے وہ وہ ہوتا ہے جو قرآن کو جب بہترین پڑھا جاتا ہے قرآن کی ادیگی صحیح ہوتی ہے تو وہ ترجمہ بھی ساتھ پڑھ لیتا ہے اس کے ترجے کو بھی جان لیتا ہے پھر فرمایا یہ یاد رکھو! کہ جس نے بہت اچھا قرآن پڑھا اور ساتھ ترجمہ بھی پڑھا یہ نہ سمجھنا کہ وہ نور تک نور تک بھی جا پہنچے گا ابھی بھی وہ نور تک نہیں پہنچا کہا حضور اچھا تو پھر کون ہو گا ایک اور کہا وہ وہ شخص ہے جب وہ قرآن عربی میں پڑھتا ہے بہت اچھا پڑھا ہے اس کے الفاظ ادائیگی بہترین ہوتی ہے وہ ترجمہ بھی پڑھتا ہے ساتھ وہ تفسیر بھی پڑھتا ہے (سبحان اللہ) اس کو پوری طرح سے جانتا ہے بزرگوں نے فرمایا یہ نہ سمجھنا کہ وہ تفسیر پڑھنے کے بعد بھی نور تک جا پہنچے گا کہا حضور یہ کیا کر رہے ہیں آپ بہترین قرآن پڑھ لیا ترجمہ پڑھ لیا تفسیر پڑھ لی تو اب بھی نور نہیں ملے گا کہا ہاں اس لیے نہیں ملے گا کہ جب تک وہ اسی چیز کو لمبے عرصے تک نہیں کرتا اس وقت تک نور نہیں ملے گا اسی روٹین کو لمبے عرصے تک کرے استقامت سے کرے پھر آئے گا نور قرآن کا ایک آیت پڑھ لی ترجمہ پڑھ لیا تفسیر پڑھ لی سمجھتے ہو نور آ گیا ہے اس سے نہیں ہونا کہا لمبے عرصے تک اس کو یہ توفیق ملتی رہے پھر جا کر قرآن اس پر مہربان ہو جائے گا قرآن کہے گا اب آ جا آ کے تو ایک آیت بھی پڑھ میں خود تمہیں سکھاؤ گا تجھے اسلیئے کہ تو میرے ساتھ استقامت سے لگا ہوا ہے۔

مثال

جیسے خزانہ ہے فوراً نہیں ملتا خزانہ تم نے دیکھا ہے فلموں میں ڈراموں میں دیکھا ہے ناول میں دیکھا ہے خزانوں کو لوگ ڈھونڈنے نکلتے ہیں تو کتنا درمیان میں وہ کھیاں پہاڑ اور مشکلیں اور کتنے لوگ درمیان میں گر جاتے ہیں مر جاتے ہیں پھر آخر میں جا کر کئی ہیرو جو ہے وہ جا کے خزانے تک پہنچتا ہے ایک عام دنیا کا خزانہ حاصل کرنا ہو تو اس کے لئے آپ کی زندگی خرچ ہوتی ہے پھر کہی جا کے وہ دنیا کا خزانہ ملتا ہے تو اللہ کا قرآن کیا ایک آیت سے مل جائے گا نہیں اس کے پیچھے بھی ٹارچ لے کر چلنا پڑے گا اس کے پیچھے بھی اپنی سوئی پکڑ کر اس کے پیچھے پیچھے جانا پڑے گا بئی مجھے بھی بتا دو پھر کہی جا کے قرآن راضی ہو جائے گا کہ ٹھیک ہے واقعی یہ بندہ میرے ساتھ مخلص ہے یہ ہے وہ وجہ جس سے لوگ محروم ہیں۔

حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ

قرآن کے ساتھ استقامت میں بار بار تمہیں مثال دو حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کی دس سال میں سورۃ البقرہ پڑھی یہ کیا ہے بولو استقامت دس سال لگے ابھی ہمیں دس سال نہیں ہوئے ۲۰۱۳ میں شروع کیا تھا ابھی سات سال ہوئے ہیں سات سالوں میں یہ حال ہے ہم کتنی سورتیں پڑھ گے سورۃ النحل تک آ گئے ہیں فاروق اعظمؓ دس سالوں میں سورۃ البقرہ پڑھتے ہیں کتنا رک رک کر ٹھہر ٹھہر کر کتنی تسلی سے آپ نے سورۃ البقرہ پڑھی ہو گی کس قدر آپ نے محبت سے پڑھی ہو گی اور اس میں کتنے آنسو بہے ہو نگے کتنے آپ کے دل میں نور اترے ہونگے قرآن کے کہ اللہ نے اتنا بڑا اجر دیا کہ آج اسی گنبد خضرا کے نیچے قبر ہے آپ کی جو صاحبِ قرآن کا گنبد خضرا ہے اسی کے نیچے ہی سیدنا فاروق عظمؓ بھی آرام فر ما ہیں کیوں کیونکہ قرآن کے ساتھ بڑا شرف تھا لمبے عرصے تک تسلی سے قرآن پڑھا ہے اور آپ جا کے لوگوں کا حال دیکھیں کیا کر رہے ہیں قرآن کے ساتھ اللہ توفیق دیں (آمین)

تیسرا ادب ہے قرآن کے ساتھ تسلی سے لگ جاؤ اور پھر لگے رہو۔

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

شجر یہی ہے نہ یہ شجر ہے یہ درخت ہے اس کے ساتھ لگے رہو گے ایک وقت آئے گا قرآن کی برکتیں آنا شروع ہو جائے گی قرآن کے معاملات کھلنا شروع ہو جائیں گے بھاگو نہیں جس دن بھاگو گے ہو سکتا ہے وہی دن کرم کا ہو وہی دن فضل کا دن ہو اس دن تم نے کہا چھوڑ و رہنے دو کیا کرنا ہے کلاس میں جا کے ابدا تے کچھ نہیں مجھے کیا فائدہ ہوا ہے اس طرح کی بات جو نہی تو نے سوچی ہو سکتا ہے وہی دن فضل کا کرم کا ہو جس دن قرآن کے نغمے اور قرآن کی بہاریں تمہارے ساتھ ہونی تھی اتنی آسان سے نہیں جناب (سبحان اللہ)

☆چوتھا ادب

چوتھا ادب جب قرآن کھل جاتا ہے اور قرآن کے کھولنے والے جب اسے پڑھنا شروع کرتے ہیں کہ وہ پوری طرح سے دھیان رکھے کہ اس کے لیے بڑی باریک شرط لگا ئی ہے تلاوت کرنے والوں کے لیے اور تلاوت کا لفظ بھی بڑا خاص ہے اس کا معنی پتہ ہونا چاہیے کہ اس کا اصل معنی کیا ہے جب آپ لفظ تلاوت کہتے ہے تو یہ لفظ صرف قرآن کے لیے خاص ہے تلاوت کا لفظ آپ کسی اور کتاب کے لیے استعمال نہیں کر سکتے آپ کسی بھی دنیا کے مفکر کی کتاب پڑھیں اعلی اس نے ریسرچ کر کے لکھی ہو اس کتاب کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ لاؤ میں اس کی تلاوت کروں یہ نہیں ہو سکتا تو قرآن کے لیے تلاوت ہے یہ لفظ تلاوت کا اسے آپ قرآن کے ساتھ جوڑیں گے کہ آپ ایسا کہیں گے کہ میں قرآن پڑھنے لگا ہو یہ مناسب نہیں ہے آپ کہیں گے میں قرآن کی تلاوت کرنے لگا ہوں اس کا مطلب تلاوت کا لفظ یونیک ہے جو قرآن کے ساتھ جوڑا گیا ہے اس کے اندر کچھ ہے ایسا جو قرآن کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے اور کسی بھی کتاب کیساتھ تلاوت کا لفظ نہیں ہے کیوں؟ اسلئے اس کا معنی جو ہے جو گرائمر میں تلاوت کا معنی ہے وہ یہ ہے

''جب انسان کا دماغ اور دل جب ایک نقطے پے آجائے اس کیفیت کو تلاوت کہا جاتا''

دونوں چیزیں دماغ بھی اور دل بھی جب یہ ایک نقطے پہ آتے ہیں تو اس کو تلاوت کہتے ہیں تو اگر آپ کہہ رہے ہیں کہ میں قرآن کی تلارت کر رہا ہو تو اس کا مطلب دماغ اور دل دونوں قرآن کے ساتھ جوڑ گئے ہیں کچھ بھی آپ کو یاد نہیں ہے کچھ بھی آپ کی سوچ میں نہیں رہے گا اور آپ کو صرف جو قرآن سے مل رہا ہے وہ لے رہے ہیں اور قرآن ہی کی باتوں کو سمجھ رہے ہیں آپ کی اپنی کوئی آرزو خواہش نہیں ہے اسے تلاوت کہتے ہیں دماغ اور دل بلکل قرآن کے ساتھ جڑ گیا ہے اسے تلاوت کہتے ہے اب ہم سب آئینہ دیکھ رہے ہیں کو ن ہے جو تلاوت کرتا ہے آپ دیکھیں اب خود اندازہ کرے کہ قرآن کی تلاوت پھر کون کر رہا ہے اور ہم نے جسے تلاوت سمجھا ہوا ہے کیا وہ تلاوت ہے ہر گز نہیں ہم تو کچھ اور ہی کر رہے ہیں اللہ توفیق دے دیں (آمین)

قرآن اتنی اعلی شان کتاب ہے جو اپنے پڑھنے والوں کو خود یہ بتا رہی ہے میرے ساتھ دھیان رکھنا ہے میرے معاملات بہت گہرے ہیں مجھے پڑھنے والے بہت اعلی شان لو گ ہوتے ہیں سمجھنے والے بڑے اعلی شان لوگ ہوتے ہیں فرمایا جو قرآن سمجھ کر پڑھنا ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے معزز فرشتہ جس طرح ایک فرشتہ معزز ہوتا ہے اس طرح ہوا سے عام نہ سمجھنا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ قرآن کہ ساتھ جوڑا ہوا ہے اور ہمیں تو جناب یہ باتیں ہی چین نہیں لینے دیتی (انشاءاللہ) یہ باتیں چین نہیں لینے دیتی اور ان باتوں سے ہماری انرجی

پیدا ہوتی ہے ہمارے اندر ایک توانائی آتی ہے اپنے جذبے کو جوان کرتے ہیں اچھا بھئی کوئی بھی نہ آئے ہم تو لگے ہوئے ہیں ہم تو کام کر رہے پڑھ رہے ہیں بہترین اللہ نے ہمیں توفیق دی ہوئی ہے جب تک دیئے رکھے گا پڑھتے رہے گے (انشااللہ) نہ کوئی خواہش ہے نہ کوئی آرزو ہے نہ اسلئے ہے کہ ثواب ہو جائے نہ اسلئے ہے کہ کیا ثواب عذاب کی باتیں کرتے ہو ثواب عذاب سے بہت آگے ہے قرآن ثواب عذاب کی باتیں بہت پیچھے رہ جاتی ہے قرآن اس سے کہی آگے ہے یہ تمہیں ڈاریکٹ اللہ سے ملا رہا ہے تم ثواب عذاب کی بات کرتے ہو جو اللہ سے ملا رہا ہے وہ ثواب لے رہا ہے ثواب تو بہت پیچھے رہ گیا ہے یہ تمھیں ڈریکٹ اللہ سے ملانے والی کتاب ہے چونکہ لوگوں نے اسے ایسا نہیں سمجھا لہجہ قرآن سے محبت بھی نہیں ہے قرآن سے پیار نہیں ہے قرآن کے ساتھ ایک ذوق نہیں ہے عشق نہیں ہے ورنہ چین نہ آئے تمہیں قرآن کے بغیر قرآن کے معاملات سمجھے بغیر تمہاری زندگی نہ گزرے اگر تمہارے ساتھ محبت سے آنچ ہے تو تم اس سے بچ نہیں سکتے (اللہ)

لوگ اتنا قرآن سے جوڑے تھے آج سے آپ پچھلے سالوں پیچھے چلے جائیں ۴ سو ۵ سو سال پیچھے چلے جائے اب تو خیر معاملات بہت بدل گئے ایک بزرگ تھے تو ان کی ایک خادمہ تھی ایک لوگ قرآن کے ساتھ کتنے جوڑے ہوئے تھے کتنے جوڑے تھے تو طبیعت کے اندا قرآن کتنا رچا ہوا تھا کتنا بسا ہوا تھا کہ اس سے کوئی غلطی ہوگئی کوتاہی ہوگئی اس خادمہ سے کوئی غلطی ہوئی نقصان ہو گیا کوئی تو اس سے پہلے کہ بزرگ اس سے پوچھتے تو اس نے فوراً قرآن کی آیت پڑھ دی اور اس میں کیا اللہ فرماتا ہے کہ اللہ معاف کرنے والوں کو بڑا پسند کرتا ہے وہ بڑے حیران ہوئے کہ تو نے تو قرآن کی آیت پڑھ کے سنادی اچھا چل ٹھیک ہے مجھے معاف کر دو تو جب معاف کیا تو اس خادمہ نے پھر قرآن کی آیت پڑھ دی اس آیت میں اللہ یوں فرماتا ہے

کہ اللہ محبت کرتا ہے احسان کرنے والوں کے ساتھ

بڑے خوش ہوئے کیا بات ہے اچھا پھر آج چھٹی کرو گھر جاؤ جو ریسٹ کرو کھاؤ پیوں عیش کرو جاؤ میں تمہیں چھٹی دیتا ہو تم نے کہا اللہ احسان کو پسند کرتا ہر محبت کرتا ہے احسان والوں کے ساتھ جاؤ میں تم پر احسان کرتا ہوں جاؤ چلے جاؤ (اللہ) تو وہ جانے لگی تو پھر قرآن کی آیت پڑھ دی کہا

اللہ بہت پسند کرتا اس کو جو اس کے بندوں سے محبت کرتا ہے بندوں پر آسانی کر دیتا ہیں محبت کرتا ہے انہوں قریب بلایا اور کہا جا تجھے میں نے آزاد کیا تمہیں آسانی دیتا ہوں تو میری آج کے بعد نوکر نہیں ہے جہاں مرضی جا تو کتنی طبیعتوں میں قرآن رچا ہوا تھا کہ الفاظ قرآن کے ساتھ جوڑے ہوئے ہیں کیفیات قرآن کے ساتھ جوڑی ہوئی ہے اور جس طرح کی کیفیت ہے ویسا قرآن پڑھ رہے ہیں ہم نے قرآن کو اپنے پیٹ پوجا کے لئے پڑھنا شروع کر دیا ہے پوچھ کر دیکھیں ہم لوگ کتنا قرآن پڑھ رہے ہے کوئی نہ کوئی اس کی غرض جوڑی ہوئی ہے کہ فلاں غرض ہے جی فلاں غرض ہے اُس کے لئے اِسکے لیے پڑھ رہا ہوں بھئی یہ تو قرآن کا معاملہ ہی نہیں ہے تو تلاوت اس وقت ہوتی ہے جب انسان کی سوچ کا جوزاویہ ہے وہ قرآن کے ساتھ جوڑے اور وہ کس طرح جوڑتا ہے کہ دل اور دماغ ایک پیج پر آجائے ایک صفحے کے اوپر آجائے دل بھی وہی کہہ رہا ہو دماغ بھی وہی کہہ رہا ہو تو یہ اللہ توفیق دے دیں (آمین)

یہ قرآن کے کھولنے کے بعد پھر اب جب قرآن پڑھے گا تو پھر مزہ آئے گا ان تمام چیزوں کو اس نے دیکھ لیا سمجھ لیا تو پھر قرآن کے نور آئیں گے اس کا استقبال کرے گے اور استقامت ملے گی محبت آئے گی پیار آئے گا اور پھر اس کے معجزے دیکھو یہ کیا ہے تمہیں پتہ نہیں یہ کیا ہے یہ کتنا بڑا معجزہ ہے یہ پھر بہت بڑا معجزہ ہے تمہاری چھوٹی چھوٹی آرزوئیں خواہشیں یہ ایک پلے میں ٹھیک کر سکتا ہے تم سوچ نہیں سکتے پھر یہ معجزہ بن کے دیکھائے گا زندگی معجزہ بنا دے گا یہ ایسے ایسے عجیب کام زندگی میں ہونگے کہ انسان سوچ نہیں سکے گا کہ یہ بھی میرے ساتھ ہو سکتا ہے اور اتنا بڑا اکرم مجھے مل سکتا ہے لیکن قرآن کہے گا یہ تو کوئی شے ہی نہیں ابھی آگے دیکھو میرے ساتھ تم لگے ہو میں معجزہ ہوں تو تمہیں بھی معجزہ بن کے دیکھاؤں گا میں معجزہ ہوں عاجز کر دینے والا بے بس کر دینے والا قرآن (اللہ) یہ آیت کریمہ جو آپ کے سامنے پڑھی ہے اللہ اسکو سمجھنے کی توفیق دے دیں (آمین)

سورۃ النحل آیت 99

اِنَّهٗ لَيۡسَ لَهٗ سُلۡطٰنٌ عَلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

شیطان کی جو پیچھے بات ہوئی ہے شیطان جو ہے اس سے پناہ مانگ لو قرآن پڑھنے سے پہلے تو اسی کو اللہ نے آگے گفتگو میں لائے کہ یقیناً اس کا زور نہیں چلتا ان لوگوں پر جو سچے دل سے ایمان لائے ہیں اور اپنے رب پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں شیطان کا اللہ فرما رہا ہے اس پر زور نہیں چلتا جو سچے دل سے ایمان لائے جو ایمان والے ہیں جو اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں وہ کبھی بھی شیطان کے نرگے میں نہیں آتے اس کا مطلب ہے اللہ نے یہاں ایک گروکو بیان کیا کچھ لوگ اللہ نے ایسے رکھے ہیں جو کسی طرح بھی شطانیت والے نہیں ہو سکتے شیطان اسپر کسی طرح بس نہیں چلا سکتا وہ شیطان کی شطانیت سے اس کی نفسانیت سے اسکے دھوکے سے اس کے فریب سے اسکے وسوسوں سے آزاد رہتے ہیں وہ ہیں اس کا مطلب وہ ہیں بعض کہتے ہیں دیکھیں جی یہ دور بہت ہی بُرا آگیا ہے یہ لفظ جس نے بولا ہے اللہ اس کو ہدایت نصیب کرے یہ کیا اس نے بول دیا ہے بھی سب کچھ رگڑ گئے ہوا ایک جملے میں دور بڑا خراب آگیا دور کیسا بھی ہو اس دور میں بھی ایسے ایسے لوگ موجود ہیں جن کو حضورﷺ کی زیارتیں نصیب ہوتی ہے آج بھی اسی دور میں ایسے ہیں جو شیطان کے کسی طرح بھی نرگے میں نہیں آتے قرآن کہہ رہا ہے ایسے لوگ میرے موجود ہیں جن پر کسی طرح اسکا بس نہیں چلتا اس کا زور نہیں چلتا جو بھی کر لے الٹا لٹک جائے شیطانیت ان کے قریب بھی نہیں ہوتی (اللہ) اس کا مطلب یہ ہوا ایسے ہیں اللہ ہمیں ان کے ساتھ جوڑے (آمین)

اللہ ان میں ہمیں شامل کرے اور اللہ ایسے لوگوں کے ساتھ ہمارا ناطہ جوڑے جو اس خصوصیت کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں کہ وہ شیطانیت میں نہیں آتے بلکہ اسکا تو قرآن نے پہلے بھی اظہار کیا ہے اور آپ نے وہ مضمون پڑھا ہے جس میں باقاعدہ جب یہ جو جب یہ پورا مکالمہ ہوا تھا اللہ کیساتھ شیطان کو جب نکالا گیا شیطان کو جب نکالا گیا تھا جنت سے اس نے کہا تھا تو ٹھیک ہے پھر مجھے اجازت دے دیں اب آپ مجھے نکال رہے ہیں تو مجھے اجازت دو تو مجھے کچھ نہیں کہے گا قیامت تک مجھے چھٹی دے دیں میں تیرے کسی بندے کو اگر چھوڑ گیا تو پھر کہنا میں ہر بندے کو گمراہ کروں گا تو مجھے بس اجازت دے دیں بس تو اللہ کی بارگاہ سے جواب آیا تھا ہاں ٹھیک ہے اجازت ہے تو اس نے پھر اقرار کیا تھا یہ مضمون کوئی نیا نہیں ہے یہ پہلے بھی آپ پڑھ چکے ہیں اس نے پھر اقرار کیا تھا کہ مولا اس سے پہلے کہ میں جاؤں میں اقرار کر کے جا رہا ہو کہ تیرے بہت سارے بندے میرے بس میں نہیں آئیں گے میں ابھی آج ہی تسلیم کر کے جاتا ہوں آج ہی میں اس کو تیرے سامنے admit کرتا وہ کہ تیرے بہت سارے بندے میرے ہاتھوں میں نہیں آئے گے ان کے علاوہ میں باقیوں کو نہیں چھوڑوں گا وہ جو ہیں نہ ان کو تو خود جانتا ہے وہ کون ہیں ہاں باقی جو ہیں وہ سارے میرے ہیں وہ تو کسی صورت نہیں چھوڑوں گا تو جواب آیا تھا اللہ کہہ رہا ہے ہاں تو ٹھیک کہہ رہا ہے میرے بہت سارے میرے بندے ایسے ہیں جو تیرے نرگے میں نہیں آئے گے اور جو تیرے ساتھ چلے گے تجھے اور ان کو باندھ کر اکٹھا دوزخ میں پھینکوں گا کہا وہ میرے ہیں ہی نہیں وہ تو تیرے ہیں بھئی جس کے ساتھ چلے گے اسی کے ہیں نہ بولوں جو تیرے ہیں لے جاؤ جہاں تو جائے گا وہاں وہ بھی جائیں گے ہاں جو میرے ہیں وہ میرے ہی رہے گے اور وہ میرے ساتھ ہوں گے اور میں ہمیشہ جنت کا ہی وارث ہوں اس کا مالک ہوں (اللہ) اللہ ہمیں ایسے لوگوں میں شامل کریں۔

یہ ہمارا بڑا پسندیدہ موضوع ہے ہے اللہ والوں کی شان بیان کرنا (سبحان اللہ) اس قدر اللہ نے شانیں بیان کی ن کی سورۃ الکھف میں دیکھوں نہ وہ کتا چلا تھا ساتھ تو اللہ نے کہا بس اس کو بھی لے چلو ساتھ ہی تین تھے چوتھا کتا تھا پانچ تھے چھٹا کتا تھا سات تھے آٹھوں کتا تھا کہا مولا یہ کتا تو ساتھ لگا تا جا رہا ہے کہا یہ میرے نیک بندوں کے ساتھ چلا تھا اس کو بھی گنتی میں شامل کر دو وہاں تو کتے کی قدر بڑھ گئی جو اللہ والوں کے ساتھ چلا تو ں تو پھر انسان ہے تیری کیا قدر ہوگی؟ وہاں تو کتے کو اللہ نے نہیں چھوڑا۔

حضرت سلمان علیہ السلام کا واقعہ

حضرت سلمان علیہ السلام کہتے ہیں ہے کوئی جو مجھے لا دے ملکہ بلقیس کا تخت لا دے تو آپ ہی کے امتی نے کھڑا ہو کر کہا تھا حضور یہ کون سی بات ہے آپ خود نبی ہیں رسول ہیں کہا نہیں میں بس چاہتا ہوں تم میں سے کوئی لائے تو اس نے کہا پھر بتایئے تو آپ نے کہا بس جلدی جائیں کہا حضور آپ آنکھ جھپکے تخت سامنے پڑا ہوگا آنکھ جھپکی اور تخت سامنے تھا اور اس قدر اللہ نے اس کا انداز خوبصورت بنایا ہے کہ حد ہوگئی کہ وہ سلمان علیہ السلام کا ایک ادنا امتی جو ہے وہ عظیم ہے ایک ہلکا سا اشارہ کرتا ہے اور ملکہ بلقیس کا لاکھوں من وزنی تخت اٹھا کے لے آتا ہے تو حضور کی امت کے اولیاں کا مقام کہاں ہوگا آقاﷺ کے امت کے جو ولی ہیں ان کا مقابلہ کیسے ہوگا؟ سلمان علیہ السلام کا جو اتنا ولی ہے میں کیسے بیان کرو پھر قرآن نے کہا

الا ان اولیا اللّٰہ لا خوف علیهم ولا هم یحزنون (سورۃ یونس:62)

خبردار! بیشک میرے ولیوں پے کوئی خوف نہیں کوئی غم نہیں۔

کوئی غم نہیں آنے دوں گا کوئی خوف نہیں آنے دوں گا میرے ولیوں کو نہ چھیڑو پھر کہا

جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی میں خدا ہو کے اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں میری طرف سے اعلان جنگ ہر اس کے خلاف جس نے میرے کسی ولی کو گالی دی میرے کسی ولی کے سامنے کھڑا ہو گیا بدتمیزی کی بے ادبی کی میں نسلیں اجاڑ کر رکھ دوں گا اعلان جنگ ہے میرا سیدھا ہو جائے میں رب ہو کے اس کے لڑوں گا میرے ولی کو چھیڑتا ہے یہ اللہ کی غیرتیں ہیں یہ اللہ کے زیور ہیں یہ اللہ کی خوبصورتیاں ہیں یہ اللہ کی محبتوں کے اظہار ہیں انہی کی وجہ سے دین کے حلقے قائم ہیں اذانیں قائم ہیں نمازیں قائم ہیں روزے قائم ہیں حجوں کے چکر لگ رہے ہیں عمرے ہو رہے ہیں یہ اللہ والے ہی کروا رہے ہیں اللہ خود تو اوپر سے نہیں اترتا یہ سب کچھ کروانے کے لئے اللہ نے اپنے بندوں کے ذریعے یہ سارا کچھ کروایا ہے اسکا دین قائم ہے ان بزرگوں کی وجہ سے پھر حد کر دی۔

یوم ندعو کل اناس بامامهم (سورۃ الاسراء:71)

ترجمہ قیامت کے دن ہم تمہیں تمہارے نام سے نہیں بلائے گے تمہارے امام کے نام سے بولائیں گے۔

تمہارا نام کیا ہے، ہم جانتے ہی نہیں کون ہو کیا نام ہے تم کس نسل سے تعلق رکھتے ہو کیا تمہاری اوقات ہے ہمیں نہیں پتہ ہم تو تمہارے امام کو جانتے ہیں تمہارا امام کون ہے؟

بامھم تمہارے امام کیساتھ تمہیں بولائیں گے ان کیساتھ آؤ گے اکیلے نہیں آنے دیں گے ہم تمہیں وہاں تمہاری اوقات ہی کوئی نہیں ہمارے سامنے کھڑا ہونے کی اپنا منہ دیکھو اور اپنے اعمال دیکھو تمہارا کوئی ہمارے ساتھ مقابلہ نہیں ہے ہاں جب تمہارا امام آئے گا تو دیکھیں گے ہم کون ہیں اپنے امام کو ساتھ لاؤ (اللہ)

نا مسجد سے نہ مکتب سے نہ کالج کے در سے پیدا　　　دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

کہا نظر صرف دین پیدا کر دیتی ہے یہ لفظ بولیں تو کہاں جائیں ان کے ہاتھ اٹھیں تو کہاں جائیں ان کی نظریں دین پیدا کر دیتی ہیں (اللہ) (سبحان اللہ)

اللہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)